

داخل کرتے وقت ہسپتال کے ساتھ طے ہو جائے کہ بلوں کی ادا گی کیا ہمارے ذمہ ہو گی، اس لیے مل ہمیں دیے جائیں اور اگر مریض کو علاج کے علاوہ ضروری اخراجات کے لیے رقم کی ضرورت ہوتا آپ اس کی ادا گی برائے راست مریض کو کر دیں۔

یہ رقم چونکہ فقراء کو دینے کی نیت سے مشترکہ کا واثق میں جمع ہے، مالکوں کی ملکیت سے نکل چکی ہے لیکن کسی فقیر کی ملکیت میں بھی نہیں آتی، اس لیے اس پر زکوٰۃ نہیں ہے۔ جو بھی نفع ہو گا وہ سب کا سب فقراء مسائِکین کو مل جائے گا۔

البتہ اس رقم کو اکاؤنٹ اور کارڈ پار میں لگا کر منجد نہ رکھا جائے، بلکہ جس مقصد کے لیے جمع کیا ہے اس پر خرچ بھی کیا جائے اور اتنا خرچ کیا جائے جس سے ایک آدمی کی وہ ضرورت جس کو پورا کرنے کے لیے آپ رقم صرف کر رہے ہیں، پوری ہو جائے اور وہ کسی دوسرے کا محتاج نہ رہے۔ تھوڑے افراد کی پوری خدمت، زیادہ کی ناقص خدمت سے بہتر ہے۔ آپ جگرو گردے کے علاوہ کسی دوسری بیماری یا دوسری ضروریات کو پورا کرنے کا منصوبہ بھی بناسکتے ہیں۔ اس کے لیے بھی اصول پیش نظر رہے کہ ضرورت مند کو برائے راست نقدی یا فیس کی شکل میں ادا گی کی جائے یا اتنی رقم دے دی جائے جس سے وہ معقول کاروبار کر سکے۔

اللہ تعالیٰ آپ اور آپ کے خاندان کو خدمتِ خلق کی برکت دنیا میں عزت و وجاهت اور آخرت میں وزخ کی آگ سے بچاؤ کی صورت میں عطا فرمائے۔ آمین! (ع۔م)

والدہ کی ناراضی اور قطعِ حجی

س: میں پیدائشی طور پر بصارت سے محروم ہوں لیکن میں نے اپنی مخدوری کو رکاوٹ نہ بننے دیا اور پی ایچ ڈی کرنے میں کامیاب ہو گیا اور اچھی ملازمت بھی مل گئی۔ میری والدہ میری تعلیم کے حق میں نہیں تھیں کہ اس سے دماغ پر زور پڑے گا اور اس پر وہ کچھ ناراضی ہیں۔ والد صاحب کا تعلق بھی تحریک سے تھا اور والدہ بھی تحریک سے والستہ ہیں۔ والد صاحب کے انتقال کے بعد والدہ کا روایہ میرے مقابلے میں دوسرے بھائیوں سے زیادہ ہمدردانہ ہو گیا اور میری الہیہ سے بھی ناراض رہنے لگیں۔ میں نے

والدہ کی خوشی کے لیے طرح طرح سے کوشش کی، جس کا دوسرا لوگ بھی اعتراف کرتے ہیں لیکن والدہ کی ناراضی ڈورنہ ہوئی۔

دیگر اہل خانہ سے میرا رویہ ہمیشہ جانشیرانہ اور ایثارانہ پر منی رہا۔ بہت سے موقع پر میں نے بڑھ چڑھ کر معاونت بھی کی۔ اس سب کے باوجود ایک موقع پر والدہ کی ناراضی مجھے مشتعل کر گئی اور کچھ تلفی ہو گئی۔ چھوٹے بھائی نے مجھے گھر سے چلے جانے کا حکم دیا، جب کہ والدہ اور دیگر بہن بھائی خاموش رہے۔ مجھے مجبوراً گھر چھوڑنا پڑا۔ ان حالات میں میں نے بنک سے سود پر قرض لے کر ایک چھوٹا سا مکان لیا۔ اب میں مزید قرض تلے دبا جا رہا ہوں۔ سخت ڈنی دباو میں ہوں رہنمائی فرمائیے۔

ج: آپ کے خط سے جہاں آپ کی ڈنی کوفت اور پریشانی کا اظہار ہوتا ہے وہاں اس سے کہیں زیادہ آپ کے پُر عزم ہونے اللہ تعالیٰ کی ذات پر اعتقاد صدر حجی اور قطع حجی سے اجتناب اور والدہ صاحبہ اور اپنے بھائی بہنوں کے لیے ایثار و قربانی کے جذبے کا پتا چلتا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اس کا بہترین اجر اس دنیا میں اور آخرت میں دے۔

مسئلہ میری نگاہ میں، آپ کی الہیہ اور آپ کے بھائیوں کی بیویوں کے طریقہ عمل میں اختلاف کا نہیں ہے بلکہ دعوتِ اسلامی، ظلم جماعت اور حقوق العباد میں باہمی تعلق کا ہے۔ جماعتِ اسلامی کے قیام سے لے کر آج تک تحریکِ اسلامی نے جن بنیادی امور پر زور دیا ہے، ان میں اللہ تعالیٰ سے تعلق کے ساتھ ساتھ، خاندان میں دعوت و اصلاح کو بھی یکساں اہمیت دی ہے۔ فرد کی اصلاح کے ساتھ خاندان اور معاشرے کی اصلاح آخرا کرتبدیلی قیادت کی طرف لے کر جاتی ہے۔ لیکن عملًا ہوا یہ ہے کہ شاید تحریک کے نظامِ تربیت میں توسعے دعوت، تبدیلی معاشرہ اور تبدیلی اقتدار زیادہ مرکزیت اختیار کر گئے اور خاندان کے ادارے کی اصلاح کو کارکنوں کی صواب دید پر چھوڑ دیا گیا۔ چنانچہ ایک جانب ایک کارکن خلوصی نیت اور اپنی تمام ترقوت کے ساتھ تحریک کی دعوت پھیلانے اور ظلم کی اطاعت میں مطلوبہ سرگرمیوں میں تو مصروف ہو گیا لیکن وہ اپنے گھر میں مروجہ روایات، برادری اور خاندان کے روانج سے اپنے آپ کو آزاد نہ کر سکا۔

یہی وجہ ہے کہ آپ نے ایک ایسے گھرانے میں آنکھ کھوئی جہاں آپ کے والدآپ کی

پیدائش سے قبل جماعت کے رکن بن چکے تھے اور بعد میں آپ کی والدہ بھی رکن بن گئیں، یعنی انہوں نے مطلوبہ نصاب کتب کا مطالعہ کرنے کے بعد شعوری طور پر تحریک اسلامی کی دعوت پر لبیک کہا، اور اللہ کی رضا کے حصول کے لیے اجتماعات میں شرکت، دعویٰ سرگرمیوں میں حصہ اور دیگر فرائض کی ادائیگی کا عہد کیا لیکن دعوت کے ایک بنیادی اور اہم نکتے، یعنی معاملات کو وہ ترجیح نہ دی جاسکی جس کا وہ مستحق ہے۔

ترجمان القرآن کے قاری اکثر اپنے سوالات کے ذریعے جو مسائل اٹھاتے ہیں وہ معاملات کے گرد ہی گھومتے ہیں۔ مثلاً خصوصاً شوہر کا بیوی کے ساتھ سلوک یا والدین کے ساتھ اولاد کا معاملہ یا شادی کے بعد ایک شادی شدہ جوڑے اور سرالی رشتے داروں کے ساتھ ان کے تعلقات۔ بظاہر یہ معلوم ہوتا ہے کہ تعلق باللہ اور تبیلی زمام کار میں اپنی کوشش اور کاوش میں ہم اتنے مصروف ہوجاتے ہیں کہ معاملات سے متعلق بہت سی باتیں نظر سے محبو جاتی ہیں۔ اس طویل تمہید کے بعد جو سوالات آپ نے اٹھائے ہیں ان کے حوالے سے چھلی بات یہ ہے کہ والدہ کی زیادتی کے باوجود ادب، جب کہ آپ الگ گھر میں رہ رہے ہیں، ان سے تعلق اور ان کے احترام میں کمی نہ آنے دیں۔

دوسری بات یہ کہ جو کچھ آپ کے چھوٹے بھائی بہنوں نے آپ کے ساتھ کیا، وہ سراسر نا انصافی اور ظلم ہے، لیکن اس کے باوجود آپ ان کی اس زیادتی کو اللہ کی خوشی کے لیے معاف کرتے ہوئے، ان کے لیے اللہ سے مغفرت کی دعا کریں، کیونکہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے قطع تعلقی کرنے والے رشتے دار سے جڑنے کا حکم دیا ہے۔

تیسرا بات یہ کہ جن حالات میں آپ نے بُنک سے سود پر قرض لے کر مکان لیا ہے وہ بظاہر اضطرار کی تعریف میں آتے ہیں۔ کوشش کیجیے کہ آپ جلد اس حالت اضطرار سے نکل سکیں۔ تحریکی ساتھیوں کو چاہیے کہ وہ اس قرض سے نکالنے کے لیے آپ کے ساتھ تعاون کریں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی والدہ محترمہ کو اپنی غلطی کا احساس دلانے اور وہ کشادگی قلب کے ساتھ آپ سے شفقت و محبت سے پیش آ سکیں۔ (ڈاکٹر انیس احمد)